REGISTERED No. A 783

جلد ہشتم

AKHBAR OUDH PUNCH

Volume. VIII

1923 LUCKNOW ١٩٢٣

اودھ پنچ لکھنؤ

अखबार अवध पंच लखनऊ



مطبع ممتاز المطابع وکٹوریا اسٹریٹ لکھنؤ سے باہتمام حکیم محمد ممتاز حسین چھپ کر شائع ہوا۔

M. B. Khan

جلد ۸ مضامین غیر نمبر ۸
مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۲۳ء

رباعیات

ساقی نامہ ہولی

خطاب بہ ساقی

ابر نیساں بہر فزار آمدہ است — گلزار بہار رنگ و ہزار آمدہ است
می بارد قطرہ ہائے آب و ژالہ — بنگر ساقی کہ نو بہار آمدہ است

کار برآری

از آمدنت کار برآید ساقی — از دست تو عیش سے فزاید ساقی
این عشوہ و ناز و غمزہ و غمزہ و ناز است — بس تاب و تواں نمی رباید ساقی

لطف مے و چنگ

بر خیز بیار شیشہ ہائے گلرنگ — زیں گونہ درنگ چیست اے شوخ و شنگ
مگذار کہ ایں موسم پر لطف و بہار — از دست رود بے مے و بے رباب و چنگ

صورت سوال

زیں آب آتشیں و زیں باد شمال — زیں موسم سرد و ابر و زیں وقت زوال
میخواہم آنچہ از فراست دریاب — پرسش کم کن کہ صورتاست سوال

مے بر شدید خیال

آں بادہ کہ ارغوان بجام من ریز — بر کوچ و ... صراحی بر ریز
اے ساقی خوش لہجہ تو استی کن — شدید خیال تا بپا بستیز

عذر مستی

زیں قمقمہ ہا پر از گلال و زعبیر — بنشیں و بخند و بنگر لطف تگیر
در نشہ مجو فرق ز من سر بہ ند — معذوم کن و عذر مستی من بپذیر

شکر قابل ملاحظہ

از بادہ حقیقت شدہ ام مست و خراب — ساقی لطفے کہ باز آیم بہ شتاب
از عقل و خرد گذشتم دبے قرم — کہ بہ نیم خویش را چو شیر قلاب

ہوش آمدم

ساقی بگذار من ندیم ہیچم — ساقی ہشیار من ندیم ہیچم
اکنوں خواہم کہ بیش او بادہ دہم — ساقی تو نہ آری من ندیم ہیچم

خیالات در بازیگاہ ہولی

دعاء ہولی

ماما سری وہ تفنگ آبی — در ہم آمد نگہت ہاست شیخ و شابی
اے پنچ جواں بخت نہ بیست پیراست — از دل خواہد کہ خیرے دریابی

حلقہ مہوشاں

ہولی آمد نشاط افزود مرا — گردست اسباب عیش موجود مرا
در حلقہ مہوشاں بشاں میگویم — از چشم بادام نیں چہ مقصود مرا

قمقمہ یا غلولہ ہائے بم

ایں قمقمہ ہا پر از گلال خوش رنگ — میداں کہ غلولہ ہاست از بم چو رنگ
در ہم آویزد و لطف ہولی دریاب — خوش دل گرد است ہر کسے ازیں جنگ

جنگ زرگری

ایں جنگ زرگری ست بس جنگ عظیم — سالانہ کنند مرد و زن شاد و ندیم
برخاستہ ہست فرق قومی امروز — میدانم یادگار تنظیم قدیم

غلغلہ ہولی

پر غلغلہ چار دانگ ہندوستان ہست — در جلوہ تو ہیں عجائب شان است
اے ہولی ایں گروہ ہائے ہندی — بر شمع تو پروانہ صفت قربان است

جنگ مصنوعی

بینیم طفل و جوان و پیر و زن و مرد — باہم آویختند از بہر نبرد
ہولی سالانہ شم فائٹ سازند (جنگ مصنوعی) — از رنگ کنند چہرہ ہا سرخ و زرد

تفنگ آبی

بر چھتری و وریش شود ز اہل زنار — چوں نشہ ہولی ہست نہ بیگو نہ سوار
باہم جنگند از تفنگ آبی — در کوچہ و برزن ایستادہ قطار

دیوانگی ہند

دور از خود عقل را فگندند امروز — دشنام غلیظ دادہ خندند امروز
دیوانہ شدند ہندیاں دہ چہ عجب — تہذیب و ادب را نہ پسندند امروز

کبیر

در راہ چو خواہراں بخوانند کبیر — پیران کبیر ہمچو اطفال صغیر
ما و آمد شود زناں مسدود است — ایں ست کہ بہ چو ہر شود تسطیر

استخراج نتیجہ از نیچر

خواہند کہ نامیہ دگر افزاید — تبدیلی موسم ہست ایں می باید
پیش نظر ہست کارہائے نیچر — ہر آنچہ کنند مرعاں می شاید

جوشش نیچر

می آید نامیہ از نگو نہ بجوشش — با بلبل و گل تا مغموم و دوش بدوش
بینی کہ چگونہ شاخہا پر جوش است — از جوش گل ایں نغمہ بلبل کن گوش

خطاب بہ ہولی

این ترا ست نامیہ بجواب فرزند گل — سرمست نادبود آمد در پوشش
اے آمدنت باعث آبادئ ما — ہولی خوام گیر مست درآغوشش

ہمدانی ندیم

ہولی کے بعد

از قلم شیو نرائن لال صاحب ہوش جونپوری

تم لپٹ کر گرتے بھی جان جاں ہولی میں تھے — وہ مزے وہ عیش وہ عشرت کہاں ہولی کے بعد
عید کے تھے چاند لائے مہرباں ہولی کے بعد — اب کہاں وہ رنگ وہ پچکاریاں ہولی کے بعد
کشتی مے تیرتی ہے خم کے اندر میکشو — گر پڑے گا محتسب کا بادباں ہولی کے بعد
آج تو باچھیں کھلی جاتی ہیں کھنچ کر کان تک — کیا یوں ہی خوش ہو گی پھر روح رواں ہولی کے بعد
جان من تم نے جیتے جی ہٹ کر ہو لئے مہ کبیر — رنگ لائے گی یہ تیزی زباں ہولی کے بعد

(ق)

چاند خطرے کی ہیں آئیں بوتلیں سونی کی وہ — پڑ کے سیروں سے ہوگا گراں ہولی کے بعد
مے فروش آئے گا جب وقت سحر کرنے سلام — تب سمجھو گے یار جا کر تم کہاں ہولی کے بعد
اُف یہ تجھ میں تند خوئی تیز تیزی ہائے شراب — سر کو چکرا آئی ہیں تیری گردباں ہولی کے بعد
دیکھو گالوں پہ ہے باقی رہ گیا رنگ عبیر — سرخرو اب بھی تو ہو جاتے مہرباں ہولی کے بعد
مے سے نفرت تھی مگر کل بیٹھے تو دو بھنگ کا — دیکھنا اسکے نشہ کی شوخیاں ہولی کے بعد
پی کے مے گر گر پڑے ناموزوں میں تھیں — دیکھیں تم چوٹ کے اپنے نشاں ہولی کے بعد
تم کو سمجھو نہیں بھلا کر مست کس نے کر دیا — تم بتا دینا ہمیں اسکا نشاں ہولی کے بعد
مر کھلا دو تحفے نگوڑوں کے اب عشاق کو — ورنہ ہو جائیں گے یہ سب نکاں ہولی کے بعد
گل کھلیں گے بیکلی ہو گی زیبا نام کی — خار ہو جگی … کی ڈالیاں ہولی کے بعد
بھیجی خانہ سے بت پی پی کے لاکے ہو ادھار — ان مزوں کا آپ ہو گا امتحاں ہولی کے بعد
کپڑے رنگ لیتے ہیں گر کر خس کیچڑ میں سب — صاف کر دیتے ہیں سب نالیاں ہولی کے بعد
ہوش کیوں بیہوش ہوں سب اشوق ہیں اللہ — جیسے خوش ہونی کے دن پھر شاد ہوں ہولی کے بعد

جنگی ہولی

مولانا اودھ پنچ "بچپن میں بڑی کھلائی وزن لکھنؤ سے بڑے لال ہری کو چڑھایا کرتی تھیں جب ذری ہوش سنبھالا تو ہم خود کنکوے اڑانے لگے۔ اب بڑھاپا آیا تو بیلوں اور اید و چین دیکھیا مگر اڑن کھٹولا میسر نہیں اید و چین گورے جیر کے لیے مخصوص ہے ہولی آ گئی نشہ سر میں سمائی ہے مجبوراً گل بکاولی والا چیل تلاش کیا لیکن میل تاج دھلوک صاحب کھا گئے کو تو بن چلے تھے آخر لالہ اعف بیلہ شالا پاہل اسپ منگایا اور سواری کا نجھ کے میدان جنگ کی راہ پکڑ لی۔

ترک و بالشویک ہندوستانی اور گور کے صف آرا دیکھے بندوقوں کے دم تیزاب کی پچکاریاں لہو کا گلال بارود کا عبیر کیا کہوں کیسی ہولی مچی رہوا ہے جو گرد اڑی تو پھر ی دھول دھپڑی کا سماں دکھانے لگی ہم نے بھی اس خیالی میدان میں ہولی گانی شروع کر دی نشہ تو ہی ہونے والی باتیں آنکھوں کے سامنے آ گئیں۔ سنیے۔

سکھی ری آسوں آئی کیسی ہوری
عبیر گلال کچھو نا بھاوے — برست لہو پچکاری
گنگا بن سرواہ برست ہے — کیسی رہی سکھی ہوری
بالشوک کو لاج نہ آوے — ترکی یہ ہے بلہاری
کیسن گیاں بیار چلت ہے — فتح کہت جنگی ہوری
سکھی ری نا کھیلوں ایسی ہوری

الراقم

مولانا فصیح دھڑیم خاں علیہ الرحمۃ والغفران

نہ ایسی فارسی دیکھی نہ ایسی نظم سُنی
نئی روش کی ہے ہولی نیا ہے رنگ بہار

موسم بہار کی آمد پھاگن کا مہینہ۔ ہولی کی دھوم دھام۔ بڑی تیز موسم حضرت مولانا بنبنل اور لالہ نا اپسے دبیے بڑے ڈیل پیپے فتح دھڑیم خاں کو دھشت نے گھیرا اور سوٹ بوٹ کیل کانٹے سے درست ٹوٹ ہیٹ لے کر ہولی کی سیر کو نکلے۔

کایستھی ہولی

فرش بچھا ہوا ہے۔ عبیر اڑ رہی ہے۔ رنگ پاشی ہو رہی ہے۔ بوتلیں کھل رہی ہیں۔ جام سفال گردش میں ہے۔ لالہ لوگن رنگے ہوا سب ایک رنگ میں۔ لالہ دھوتی سے باہر ہیں۔ لنگے سے باہر بچھوا لنگوٹی سے باہر ڈھولک بج رہی ہے۔ آدمی سے اچھے خاصے بے دم کے لنگور بنے ہوئے ہیں۔ عورت مرد اچک رہے ہیں۔ تھرک تھرک کر ناچ گا رہے ہیں۔

غزل

بیا اے یار ریچر دا کہ آمد فصل ہولیہا — بیارا کنوں ارے ذرد اکہ آمد فصل ہولیہا
مولانا مست … بیار … لالائن را — پلا اکر کے بھی دروا کہ آمد فصل ہولیہا
پلا گرکی بجائے عقل شود پر زور ستیہا — ننہ دعا جام سفالیہا کہ آمد فصل ہولیہا
عجب قصے است این کہ در شب بت بھنگا — چہ وظیفہ جی بنا تو اکہ آمد فصل ہولیہا
لالائن ترکہ ساری بہ دھوتی لالہ پچکاری — ازالہ پر لطف ریچر دا کہ آمد فصل ہولیہا

اتنے میں ایک لالہ جی نے اپنی دھوتی کھول سر سے لپیٹی اور بولے "بندہ ایرانی نژاد ہستم شعر را شہنشہ درستی کنید" ۵

نشستہ بر سر گمدی کنند آواز شکستہ — الالا! اہیا السماقی اور کا سافنا ولما
دوسرے منشی بالک رام آوند پیر ادا ہ بیپیر کر لپکا کر بشنو! بشنو!

غزل

در مہ و دوست تماشہ طلبیدن شدم — فرصت خوردن دم بہلت رسیدن شدم
حیف صد حیف رقیباں سیہ روئے لالی — باز گفتند بآرام رسیدن شدم
ولیاں نعرہ کناں آمدہ گفتند مرا — قید زندان دم از تیغ مریدن شدم
گر بیاید ملک الموت کہ جانم ببرد — جانہ کاغم سر تو روح رسیدن شدم

اس کے بعد رنگ پاشی ہونے لگی۔ لالہ للا کن۔ رجھو سب کپڑے پھینک ننگے بالکل ہو کر ایک دوسرے سے دھر پکڑ کرنے لگے۔ رنجاب لاحول پڑھتے روانہ باشد۔

رنگیلی ہولی.

پھاگن کی رت آئی خوشی سب جگ میں ہے چھائی

سسں بائیں کنول سے سدھارے — ہوئے گی اُن کی بدائی
سن شینش بلن سوری آئی — بھگوا لائے مٹھائی
چھونڈیں ہوت بڑائی

گھر گھر بھی اپنے رنگ باور — پھولی ہے سرسوں اور رائی
کیلی کوئل میں لاگی ہیں بھیاں — تو ہرویت دکھلائی
آنب پر کوئل آئی

بل منسن گھر گھر سے جولاہے — ہر ہر رہی ہے انکی کمائی
شور شور کرگا بجے جا رہی — دھوڑ تانا اور بانی
سوت گاڑھے کی بُنائی

بھر در رنگ برنگے ہیں سچرے — سوت کی ہوت رنگائی
اتھ پرانی ریت بھی جا رہی — پیری گگنیں جلائی
چون لگی چرکھا کتائی

گلین گلین چمپا لیے دیا — عبیر کی جھری ہے چھائی
پرست رنگ عجب ہٹ میلا — بھیگے سودیشی دھلائی
پچاپ کی ہوت صفائی

بیچ ہمارے سنکھی ایسے رسیا — ہنس ہنس کرت ڈھٹائی
پھاگن ماہ گوارت سب کا — ڈارت رنگ نہائی
ہنست سب رنگ لگائی

جگت جگت ناچت گوری — بہت دُکن پر آئی
ہوش پیا تھوں ہو ری کھیلو — عبیر گلال منگائی
رنگ گرم میں بھرائی

التخفیف Reduction

ڈیر پنچ۔ جس طرح سر کے لیے سودا۔ دل کے لیے درد۔ نان بیول سڑکوں کے لیے کھانچے۔ دماغ کے لیے فکر۔ شاعر کے لیے واہ واہ کی چاٹ۔ کانے کے لیے عینک۔ سیٹھ جی کے لیے باشلغامی۔ سٹاک ٹیکس کی سڑک کے لیے غلوطہ کیچڑ۔ ہندوستانیوں کے لیے غیروں کی کفش برداری اور غلامی۔ اتوار کے لیے چھٹی۔ پنچ کے لیے ظرافت۔ بیٹے کے لیے باپ کے قدم بقدم چلنا ضروری ہے۔ اسی طرح اس مضمون کے لیے آئندہ کا قصہ ضروری ہے۔ ارے تو یہ توبہ سب تو میں نے ٹھیک کہا یہ آخر میں یائے خاصہ کیوں لڑکھڑایا شیطان کے گھر میں دلی اور دلی کے گھر میں شیطان جنم لیتا ہے۔ ۱۹۲۴۔ قبل مسیح کا واقعہ یاد کیجیے جبکہ مسٹر اندر مرحوم نے اس سرزمین سے اُس سرزمین کی طرف انتقال کیا تو ان کے ولیعہد اور قائم مقام پیٹش چندر نے خبر انتقال سُنی اور بیچارہ دنیا کے اس سرے سے ہل ہانکتے کودتے پھاندتے آدھمکے اور نظام سلطنت کو بالکل اسی طرح بدل دیا جس طرح کہ ۱۸۰۵ء میں مارکوئس ولزلی کے جانے پر لارڈ کارنوالس کو ایسٹ انڈیا کمپنی کے علاوہ نقصان کثیر تاکیدی احکام کی وجہ سے دینے سے پہلے گورنر کے خلاف پالیسی اختیار کرنا پڑی تھی۔ یہی ایک مثال نہیں ہے ہمایوں ایسے سہل انگار کے یہاں اکبر ایسا جاکش بیٹا پیدا ہوا۔ خدا ہی خیر کرے کچھ رنگ بیڈھب ہے میں سوچا تھا کہ قصہ سناؤں گا اتفاقاً برسلسلہ کا تاریخی واقعہ یاد آگیا۔ وہی لکھ دیا۔ خیر مطلب تو لکھنے سے ہے سُننے اور شرقی قاعدے سے سُننے آنکھوں کی دیکھی کہتا نہیں کانوں کی سُنی کہتا ہوں عذاب و ثواب سُننے والوں کی گردن پر ایک بھادر دہقان جو کہ جا رہا تھا اور پر کھیتوں کی مینڈوں کے اور گیا تھا تھک بسبب طے کرنے راہ طویل ہے کہ دیکھا اس نے ایک گھوڑے سوار کو اور گذرا وہ سوار قریب سے اسکے اور جانا اس نے اسکو دیکھ کر کہ زمیندار ہے اس سرزمین کا اور نہیں گذرا کوئی خیال اسکے دل میں مگر یہ کہ ہوتا میرے پاس بھی گھوڑا ایک کہ کرتا اوپر اسکے سواری میں۔ بس نہ گیا ہوگا چار پانچ گام سوار کہ جن دیا بچہ اس گھوڑی نے یا باصطلاح جدید Reduce (کمی) ہو گئی وہ گھوڑی اور شامت اعمال پہونچ گیا یہ دہقان بھی اسی موقع پر اور مجبور کیا اس غریب کو اس زمیندار نے لادنے پر اس Reduction (بچہ) کے۔ پس اُٹھایا اس نے اس بچہ کو اور ساتھ ہی ساتھ اپنے سر کو طرف آسمان کے اور لایا مندرجہ ذیل کلمے اوپر اپنی زبان کے اور فریاد کی اس طرح پر کہ واہ رے اللہ کے سنو یا مالکے رہن بیچے والا دیو اوپر پٹا۔ فروری کے مہینے کا آنا تھا کہ یہی ڈلامنسی یہاں بھی پیدا ہو گئی

ملازموں نے کمر ہمت کر کے اسسٹنٹوں نے بڑھ بڑھ کر
اسسٹنٹ ہو جانے والی عیاشانہ تنخواہوں نے چل چلکر
پر شور فاکے آ دودھ پڑھا ہے

وہ ٹکس زمانے نے ایسا کیا
کہ بیچے کو سب ملک کے بیٹھا کیا

واقعی یہ ٹکس قابل تعریف ہے کیونکہ ہر چیز پر ٹکس ملک پیٹ کر ہلکی کی جاتی ہے ۔ آجکل عجب عجب خبریں مشہور ہیں کہ پنچ سالے ہر کاروں میں سے بیس سالے بیکاروں میں پنچ سالوں کو سرکھا تر خاوند یا ۔ بچے ہیں کیا کھائیں بیس سالوں کو دستار دو کہ جنہیں بھی مریں جی کھائیں بھی فاقے بھی کریں ۔ دعائیں بھی دیں تو ہمیں بھی دیں تمہیں بھی ۔ بشیں بھی ۔ روپے ماہانہ والے غریب گھسو اور سو گھر ۔ ایک حصہ ترقی دو اور دو حصہ تنخواہ کاٹ لو ۔ فرض ان کی بھی لے جا ۔ بارہ بنکی کو Retrench ہو رہا ہے بنکی زبردستی کہ لکھنؤ میں ملا دو اور وہاں کے حکام سے کہو کہ ڈنڈے بجائیں ۔ اور ایسی ہی ادنیٰ کی سوچو ۔ پنچ کہ بچے گروتے بہت سالو ۔ چار پانچ دن کی زندگی میں اوروں کو بھی تکلیفیں دو خود بھی تکلیفیں اٹھاؤ ۔ اگر ہم سے رائے لو تو ایسی ترکیب بتائیں کہ خرچ کچھ نہ ہو اور کام سب یوں ہی چلے ۔ کلکٹر ۔ ڈپٹی کلکٹر ۔ کمشنر ڈپٹی کمشنر ۔ جج ۔ منصف ۔ وغیرہ وغیرہ سب کو آنریری مجسٹریٹ کر دو عزت کی عزت رہے گی اور کام کا کام ہوتا رہے گا ۔

کاش یہ اختصار Reduction ہند سے بڑھ کر انگلینڈ تک جاتا اور بیچوں بیچ یورپ میں بھی پہنچ جاتا تو اہل فرانس کے لیے بہت اچھا موقع تھا ۔ کہ جرمنی کو مختصر کر کے فرانس میں ملا دیتے ۔

واقف

H.H.M.

الظریف الناصح

سائل ۔ اب تو ...... نا مستعمل [illegible] کئی دن دم گرا ہا ہے بہت پریشان کر رہا ہے ۔ اس بیچارہ کو نہ خدا کا خوف ہے نہ حکومت کا ۔ لاکھ لاکھ کوچ دیتا ہوں مگر رکتے جاتا ہی نہیں ۔

ظریف ۔ تم ہو بیوقوف ۔ اگر اسپر غالب آنا چاہتے ہو تو اس سے زیادہ پاجی بن جاؤ پھر وہ تمہارے منہ نہ چڑھے گا ۔

سائل ۔ مگر یہ خیال مہاتما گاندھی کی نصیحت کے خلاف ہے ۔

ظریف ۔ مگر حکومت کے رویہ کے خلاف نہیں ۔

سائل ۔ رونا اچھا کہ ہنسنا ۔

ظریف ۔ حضرت یحییٰ روتے تھے ۔ حضرت عیسیٰ ہنستے تھے ۔ دونوں نبی اور خدا کے محبوب بندے تھے ۔ مگر تمہیں عیسیٰ کی تقلید لازم ہے ۔

سائل ۔ کیوں ؟

ظریف ۔ ارے بیوقوف دیکھتا نہیں کہ عیسائیوں کا زمانہ ہے اور ضائع زمانہ پر ہنسنا ہی بہتر ہے ۔

سائل ۔ بھلا اہل دنیا کی دشمنی سے بھی چھٹکارا ممکن ہے ؟

ظریف ۔ بے شک ۔

سائل ۔ کیونکر ؟

ظریف ۔ نہ تم ایسے ہو نہ چاہیں گے دشمن اچھے ہیں ۔ اچھوں کے عدو بڑے ۔ بھلائی کو بھی پوشیدہ رکھو برائی کو بھی ۔

ایک ۔ سب سے بڑی سخت مصیبت انسان کے واسطے یہ ہے کہ جس بات کی وہ خواہش رکھتا ہو وہ پیش آ جائے ۔

دوسرا ۔ یوں کہو کہ ایسی بات سے سابقہ پڑے جسکا تصور بھی کبھی نہ کیا ہو ۔

ظریف ۔ دونوں غلط ۔ اگر کوئی شخص چند چیزوں کی آرزو رکھتا ہو اور ان میں سے کوئی ہاتھ نہ لگے تو سمجھ لو کہ سخت مصیبت آ گئی ۔ ناکامی سے بڑھ کے کوئی مصیبت نہیں ۔ یاد رکھو تو لارڈ جارج اور کرزن سے پوچھ لو ۔

سائل ۔ کیوں جناب ناصح محمد علی شاہ ہونا ایران اچھا ہے یا قسطنطنیہ شاہ معزول ہونا یا وحید الدین سلطان معزول قسطنطنیہ ۔

ظریف ۔ دو زبان و لیس حکیم رکھتے کو ازدیا بندہ شہوات و مالک خشم و سفاک و بے رحم تر است ہمان بہتر است ۔

سائل ۔ محتاج کو رونا بہتر ہے یا پیٹ بھرے کو ۔



"بر لب ...."
"ہائے کیا کروں ؟"

چہ دانند "پیل" بے پروا کہ چون افتاد مشکلہا

ظریف:- پیٹ بھرے۔

سائل:- کیا خوب! یہ تو بڑی اٹراسٹی ہے۔

ظریف:- پھر وہی حماقت۔ ارے یار تو نے شاید تخفیف مصارف حکومت کا چلن نہیں دیکھا ہے۔ بڑے بڑے عہدہ داروں کی تنخواہیں بڑھ رہی ہیں۔ چھوٹے چھوٹے عہدہ دار ملازم یا برطرف ہوں پلاس کی جگہ دوا اور ترقی کے نام تین کانے۔

زمانہ سابق کی ایک حکایت

(۱) :- ابی نواب صاحب اللہ کرے آپ کے والد بزرگوار جلدی خدا گنج سدھاریں تو وہ شہریاروں کی تقدیر کھل جائے۔

نواب:- ارے بھائی یوں کہو کہ بڑے نواب صاحب کو کوئی شخص قتل کر دے تاکہ ورثہ کے ساتھ خوں بہا بھی ملے۔

ظریف:- آجکل خوں بہا ملنے کا قانون ہے۔ نہ پورا ورثہ ملنے کا خوں بہا کے عوض اگر قتل بغیر عمد میں قاتل پر کچھ جرمانہ ہوتا ہے تو وہ مال سرکار ہے اور اگر ورثہ والے تقسیم میراث میں جھگڑا ہوتے تو کورٹ فیس محنتانہ وکیل۔ نذرانہ عملہ کچہری میں آدھا مال نذر ہو لیا دولت ہو چکا ہے۔ لہٰذا دوستو اگر باوا کے مال کو ذرا کھرا اچھا ہاتھ چاہتے ہو تو آپس میں بانٹ لیا کرو۔ ورنہ مرگ پدر در زندگی پدر ہر دو برابر۔ حساب ذمہ پدر مرحوم ملائکہ می گویند از تحائف اعمال خیر چہ آوردی و ورثا می گویند برائے ما چہ گذاشتی۔ (باقی آئندہ)

(ق) فلاسفر

مولانا پنچ کی نوٹ بک

جنرل ڈائر مرنے کے بعد تو پیدا نہیں ہوئے۔ مرتے مرتے غیرت داروں اور نیکوکاروں کے سامنے ہے۔ ہاں یہ ممکن ہے کہ کارکنان قضا و قدر نے بھی ہندوستان کی طرح آزادی کی ہوس میں آدھا تیتر آدھی بٹیر قانون ساز کونسلیں بنانے کی باری تعالیٰ سے درخواست کی ہو مگر اُنھوں نے کی تدبیر و تبلیغ پر آمادہ ہو گئے تھے۔ جنرلوں کی جان پر کھیلنے کی ٹھہرائی ہو۔ اور اسی لپیٹ میں بیچارے ڈائر صاحب بھی آ جائیں۔ سنا جاتا ہے کہ ان کے دشمن نہیں بلکہ وہ خود بستر مرگ پر پڑے کروٹیں بدل رہے ہیں۔ سکا ڈھل چکا۔ ہونٹوں پر جان ہے۔ جانکنی اور سکرات کے جھونکے میں روح بھی جھول رہی ہے۔ بھلی اگر یہ سچ ہے اور اب سے سو سال بعد انھوں نے مرنے کا ارادہ ہی کر لیا ہے تو سمجھ لینا چاہیے کہ کارکنان قضا و قدر ہی خمیازہ اٹھائیں گے جو حضرت سلیمان نے شیطان کو قید کر کے اٹھایا تھا۔ ہماری رائے ناقص میں تو ابھی تو مریں کیا معنی کہ تین اچھے خاتونوں سے رہائی ہو سکتی ہے۔ نائر اور اوڈوائر کے مقدمہ میں ڈائر کی شہادت نہایت ضروری ہے۔ اگر یہ چل بسے تو سر نائر نے سر اوڈوائر پر جو الزام قائم کیے تھے اور جن کے خلاف اوڈوائر نے مقدمہ چلایا ہے سب بیچارے ڈائر کے ماتھے منڈھ دیے جائیں گے ہمارے اوڈوائر صاحب اس طرح الزامات سے بری قرار پائیں گے جیسے ابھی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے ہیں۔ دوست ڈائر! اپنے سابق افسر اوڈوائر سے پہلے نہ مرنا افسروں پر تقدم و سبقت داخل گستاخی ہے۔

ایک یورپین حاکم صاحب نے ۱۶ ہزار روپیہ رشوت میں لے لیا۔ اگلے زمانہ کی انگریزی حکومت کسی قدر انصاف پسند تھی کیونکہ حکومت کی ہو جانی تھی حاکم رشوت خوار تھا تو عملہ کیونکر بے گناہ رہ سکتا تھا۔ علاوہ ان سولہ ہزار کے ماتحتوں نے ہزاروں کی رقمیں ہضم کی تھیں۔ حکومت نے مقدمہ قائم کر دیا۔ مسلیں کھلنے لگیں۔ کسی مقدمہ میں بیس ہزار کی رشوت ثابت کسی میں تیس ہزار۔ بیچارہ حاکم اپنے سر رشتہ دار سے ہر ایک الزام کو پوچھتا تھا۔ "قول منشی تا کیسا رو ہو" لالہ سر رشتہ دار سر جھکا کے عرض کرتے تھے "خداوند منجملہ ہموں خانہ زاد دہ ہزار"

ہمیں اندیشہ ہے کہ کہیں ڈائر کے مرجانے سے اوڈوائر کے تمام الزامات منجملہ ہموں خانہ زاد دہ ہزار ہو جائیں۔ اور سر نائر بیچارے لندنی چشمہ خوردہ کی جان کو اسی طرح رو کے رہ جائیں جیسے اہل ہند سابق لندنی چیف جسٹس کے انصاف کو ترس رہے ہیں لہٰذا مناسب ہے کہ سر شنکرن نائر قبل اس کے کہ جنرل ڈائر ہچکیاں لے کے مقر خاص کو سدھاریں کمیشن کے ذریعہ سے گواہی لے لیں اس سے دو فائدے ہوں گے ایک تو یہ کہ بستر مرگ پر گواہ شاید جھوٹ نہ بولے گا دوسرے یہ کہ قبر میں تعمیل سمن کی زحمت خدا اٹھانی پڑے گی۔ کیا معنی کہ مالک غیر میں تعمیل سمن بہت دشوار ہو جاتی ہے۔ فرانس ڈاونڈ ہندوستان کے اندر ہے مگر جو مجرم وہاں پہنچ جاتے ہیں کھلے بندوں پھرتے ہیں اور کوئی انھیں پکڑ نہیں سکتا جب سمن کا سفینہ جاری ہوا دیوالیہ حاجی کی ہنڈی یا نامۂ عاشق بنام معشوق کی طرح بے سکارے اور بے پڑھے واپس آیا۔

مشہور ہے کہ حضرت خلیفۃ المسلمین نے براہ عنایت خلافت مرکزی کمیٹی کو ایک علم مسٹر صادق بیرسٹر امرتسری کے ہاتھ بھیجا ہے۔ دیکھیے اس علم کا الم حکومت ہند کو ہوتا ہے یا نہیں ہم بالا سے علم کے معاملہ حل ہو جاتا ہے جناب خلافت مآب نے ایک ہی علم بھیجا ہے اور یہاں علم چھیننے کا عام رواج ہے۔ کیا عجب کہ یہی جھنڈے سیکڑوں ضبط ہو گئے۔

بقول نعمت خان عالی ہماری حکومت سے

ہرگز ز غنچہ دم نزند لب بگشا کہ ہم چنیں
ہرگز ز گل کند سخن رخ بنما کہ ہم چنیں

کبھی تو بوسہ کی ہستی کی دکھا کے رکھائی ہے اور کبھی گر رہ سے بھول سے کمال آگے بڑھائی ہے عشاق کے دل سے اس ... کے عوض گستاخی کیونکر سرزد ہو سکتی ہے چنانچہ سر ہنگم ہیلے نے جب نسلی امتیاز کا بل پیش کیا تو فرمایا کہ برطانوی حکومت کا ہرگز یہ ارادہ نہیں ہے کہ ہندوستان کے مقابلہ یورپین آبادیوں کے فوائد کو ترجیح دے لہٰذا

اے عاشقانِ صادق تعصب کی عینک اتار دو۔ پرانی باتوں کو بھول جاؤ اور جی کڑا کر کے بل کو پاس ہو جانے دو جس طرح لڑکیاں آنکھیں بند کر کے بیٹھے سے کمسن لڑکیوں سے کام لیتی ہیں۔ "میری پیری گڑیاں کون" کمسن لڑکیاں کہتی ہیں "ہم" معروض ہوتی ہے کہ فلاں کام کر لاؤ۔ ٹھیک اسی طرح عاشقانِ صادق نے "ہم" کی آواز دی۔ شیشہ گری شستہ گری فرماتے ہیں کہ ہے تو مسودہ نا معقول اور خطرناک مگر لاؤ بھئی اسے پاس ہی کر دیں۔ بخشی سوہن لال نے اعتراض کے سوہن (سوہان) پر مسودہ کے لوہے کو چڑھایا اور اعتراضات کے زبانِ لال کو زبان پیچ یوں حرکت بخشی کہ ہے تو یہ برا اور خطرناک اور کسی مرض کی دوا نہیں مگر خیر بھئی نہیں سے ہاں تو ہے۔ ڈاکٹر گور نے گوے دردوں کی گور کنی کے بعد یوں گلال چلائی کہ شاہی حکومت معاملات ہند میں بے طرح دخل دینے لگی ہے بارے یہ مسودہ خدا کو منظور کر لینا چاہیے۔ ارے ہاں لڑائی جھگڑے سے کیا فائدہ چار دن کی زندگی ہے پھر سبھی اپنی گور اپنی اپنی منزل ؎

نہ گورِ سکندر نہ ہے قبرِ دارا
مٹے نامیوں کے نشاں کیسے کیسے

پیارے لال صاحب نے ؎

دلِ بیتاب کا سنبھلنا کیا!
دیکھ لو پیار کی نگاہوں سے

پیاری پیاری لفظوں میں لال بہلائے لال لال اور دوسری گورنمنٹ کا شکریہ ادا کر دیا۔ چلیے ؎

اُن کو آتا ہے پیار پر غصہ
ہم کو غصے پہ پیار آتا ہے

بوسہ پیام پر ہندوستانیوں کی مرضی اور سادات کی تمنا آئی گئی ہو گئی۔ اور ہم کہتے ہی رہے ؎

غنچۂ ناشگفتہ کو دور سے مت دکھا کہ یوں
بوسے کو پوچھتا ہوں میں منہ سے مجھے بتا کہ یوں

سنتے ہیں کہ ایک جہاز نے یونانی چھپکلیوں کو مٹا کی ہانڈیوں طرح سے اوپر بھر لیا کچھ چھینٹے پڑ کر کل چٹنی ہو گئے کچھ سوءِ ہضم میں مبتلا ہو کے ملکِ عدم میں پناہ گزین ہوئے۔ جہاز کے افسر پر جرمانہ ہوا۔ یہ کیوں؟ اس بیچارے کی نیت تو خراب نہ تھی جس حاکم نے جرمانہ کیا ہے اسے ایسے مدرسہ میں پڑھنے کی ضرورت ہے جس میں رچا ڑڈین ڑیجڈی کے مقدمہ میں فیصلہ کرنے والے حاکمِ اعلیٰ نے تعلیم پائی ہے۔

"ڈھیل ڈول گنبد آواز در جیش"

میاں جرمنی بھی تیرے خاصے سرکاری نکلے قسمت پے بڑھتے ہیں اور آپ کھیسیں نکالے بتو بالی بنے جاتے ہیں۔ وہ ہیکڑی شانی کہاں گئی جس کے بل بیہ ساری خدائی پر قبضہ کرنے کا ارادہ تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ یاروں کی امیں بھی کچھ چال ہے۔ عجب نہیں کہ ؎

وقتِ ضرورت چو نماند گریز
دست بگیرد سرِ شمشیرِ تیز

کا معاملہ ہو۔ باتیں بنی کر زیادہ ملہ میں تو یہ بھول جاتی ہے۔

آئرلینڈ والے کسی طرح آپس میں میل ملاپ کرنے پر آمادہ نہیں ہوتے۔ برطانیہ عظمیٰ کی جو تھوڑی ریفارم کی چٹنی مل کے چینکی ہے وہ کار آمد ثابت ہوئی۔ اب یار لوگ دور سے تماشا دیکھ رہے ہیں گوشت خورندان سگ۔ جہاں تک تجربہ کی ہدایت ہے اہلِ عقل کے نزدیک ڈی ویلرا کو فتح ہو گی لیکن لڑوانے والوں کا نامۂ عمل گنگا جل سے گلنار ہو جائے گا چیتے چلاتے یہ فائدہ بھی تھوڑا نہیں ہے۔

لوگوں کا خیال ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے مجموعۂ گنجینۂ اصلاحات کا نام بدل دینا چاہیے۔ اور اب اسے گی نزول خود رائی وطیرہ کن زیبا ہے لا یہ ڈھیل یا تو ہونا جانتے ہی نہ تھے یا ڈیڑھ دو سال کے لب بوسے تو ایسے زہر سکے بجھائے ہوئے بول بوسے کی ماڈریٹ بھی بجھ گئے تو برخلاف اہلِ ہند کو وزیرِ ہند ڈپلومہ سمجھ سکتے ہیں لیکن اصحابِ تاریخ ایک نہایت اہم تحقیقات میں مصروف ہیں جیسے یہ کہ دقیانوس کے وقت میں اصحابِ کہف کو نیند آئی اور صدہا سال کے بعد آنکھ کھولی تو کیا۔ قطمیر کی آنکھ بھی کھلی جو کہ باسطِ ذراعیہ بالوصید کی حالت میں پڑا ہوا تھا اور وہ کچھ غرایا بھی نہیں۔ غضب خدا کا ہند میں یہ اودھم ہے اور آپ چند سال اس طرف کے خواب دیکھ رہے ہیں۔ اگر یہی حال رہا تو سمجھ لینا چاہیے کہ وزیرِ ہند صاحب بھی فتنہ فرو نہ کر سکیں گے۔

خیر خواہیِ خلق کا کرشمہ

دار العوام انگلستان میں رفیقِ قدیم مسٹر لائڈ جارج نے فرانس کی پالیسی پر کچھ نخرے ڈبے دکھائے کہ اس نا معقول نے روہر پر بیکار قبضہ کر رکھا ہے اور یہ قبضہ نیک نیتی پر مبنی نہیں بلکہ بے جا فائدہ اٹھانا مقصود ہے۔ مسٹر بونر لا بھلا کب چوکنے والے ہیں؟ انھوں نے کہا کہ آپ ہی نے تو جرمنی کو روہر پر قبضہ کر لینے کی دھمکی دی تھی۔ آپ نے زبان سے کہا اُنہوں نے کر دکھایا۔ یہ مصلحت نہیں کہ ہم بیچ میں پاؤں دیجئے۔ میاں چپکے بیٹھے تماشا دیکھو۔ اگر مداخلت کا موقع مل جائے گا تو یہاں انکار بھی نہیں۔ بالفاظ دیگر ہماری روزی تو لوگوں کی خانماں بربادی اور نفاق پر منحصر ہے مگر دانشمندی سے بعید ہے اگر ہم روزی حاصل کرنے کی کوشش میں اپنی طرف سے بدظنی پیدا کریں اس وقت دنیا کی آنکھوں میں خاک جھونکنے والے ہم ہی تین ہیں اگر ان میں بھی پھوٹ پڑ گئی تو پھر کوڑی کے تین بھی ہونے میں کیا شبہ ہے۔



ہندوستان کی سب سے نامور مجرب گرانقدر اور مشہور دوا

سرمہ اکسیر چشم

ناظرین!

اگر آپ اپنی آنکھ کو ستاروں کی مانند روشن کرنا چاہتے ہیں؟
اگر آپ دنیا کی سیر سے زندگی کا لطف اٹھانا چاہتے ہیں
اگر آپ اپنی بینائی بڑھاپے تک قائم رکھنا چاہتے ہیں
اگر آپ [illegible] لکھنے پڑھنے کا کام [illegible] چاہتے ہیں
اگر آپ اپنی آنکھ کو تمام امراض سے محفوظ رکھنا چاہتے ہیں۔

تو

صرف سرمہ اکسیر چشم استعمال کیجئے

کیونکہ

سرمہ اکسیر چشم [illegible]

- [illegible]
- [illegible]
- [illegible]
- [illegible]

[illegible]

[illegible]

ملنے کا پتہ

منیجر دواخانہ فوائد طبی حکیم راج نرائن دہلی

یہ موقع ہاتھ سے نہ دیجئے

اگر آپ حسن فصاحت اور لطف تغزل کے قدردان ہیں اگر آپ کو بندش کی چستی اور زبان کی صفائی پسند ہے اگر آپ جذبات نگاری اور مسائل تصوف کے شائق ہیں تو ان تمام خوبیوں کو ایک جلد دیکھنے کے لیے دیوان قمر موسوم بہ مصور جذبات خریدیے بڑا سائز خوشنما جلد عمدہ لکھائی چھپائی سے آراستہ قیمت فی نسخہ مجلد عہ علاوہ محصولڈاک

منیجر بزم سخن بدایوں محلہ سید باڑہ سے طلب کیجئے

غریبوں کا آسرا

با تصویر مصنفہ منشی احمد عباس خاک [illegible]

[illegible]

ملنے کا پتہ [illegible] دہلی

اودھ پنچ لکھنؤ

(۱) مجلدات سنہ [illegible] کی جلدیں بھی جا [illegible] سکیں [illegible] تعین جلد طلب فرمائیں قیمت فی جلد [illegible] محصولڈاک [illegible]

(۲) نمبر [illegible] ان نمبروں میں [illegible] کی [illegible] نمونہ موجود ہیں [illegible] کو منگانا طلب کرنا چاہتے فی جلد عہ علاوہ محصولڈاک

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

مشہور عالم دواخانہ معدن الادویہ کی تیار کردہ چند بہترین ادویہ

حلوائے مغز کنجشک

[illegible] ... اعضائے رئیسہ و اعصاب کو طاقت ... [illegible] ... قوت مردمی ... [illegible] ... قیمت فی بکس ۲۰ خوراک [illegible]

مادام عنبری دو آتشہ خاص الخاص

[illegible] ... ہندوستان میں شہرت ... [illegible] ... عوام الناس ... [illegible] ... مشک و عنبر ... [illegible]

طلائے سیمی

اعصاب کی تقویت میں بے نظیر ... [illegible] ... قیمت فی شیشی [illegible]

حب یاقوت مقوی و ممسک

[illegible] ... قیمت فی بکس ۴۰ [illegible]

ہر قسم کا طبی مشورہ دواخانہ معدن الادویہ کی مجلس اطبا سے مفت حاصل ہو سکتا ہے صرف جوابی ٹکٹ درکار ہے

فرمائش کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیجیے	منیجر دواخانہ معدن الادویہ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ	فہرست کلاں مفت طلب فرمائیے

ہر بیماری کا علاج خود کر لو

[illegible]

شرائط ایجنسی

(۱) [illegible]
(۲) [illegible]
(۳) [illegible]
(۴) [illegible]

سرکار سے رجسٹری کیا ہوا

سدا سندھو

بلا انوپان کی دوا

[illegible] ... قیمت فی شیشی ... [illegible]

ملنے کا پتہ

سکھ سنچارک کمپنی متھرا

نرخنامہ اشتہارات اخبار اودھ پنچ لکھنؤ (پیشگی)

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible] ... فی اشاعت - منیجر

مطبع ... پریس وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ میں باہتمام حکیم ... حسین مالک و ایڈیٹر طبع ہو کر شائع ہوا۔